السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

یہاں تنزانیہ میں ہم لوگ کھانے کی دعوت کرتے ہیں اور شہر میں ایک خاص مقام پر جمع ہوتے ہیں اور کہتے ہیں ''یہ زیارت طریقہ قادریہ کے شیخ عبدالقادر جیلانی کی طرف سے ہے۔'' تو کیا یہ کام بدعت ہے یا سنت ہے؟ اور کیا اس میں کوئی حرج یا گناہ کی بات ہے؟ کیونکہ ہم کسی مسجد کو اس وقت آباد نہیں کرتے جب تک یہ ''زیارت'' ادا نہ کرلی جائے اور میلاد نہ پڑھ لیا جائے یعنی اس مقصد کے لئے باقاعدہ ایک بڑی تقریب منعقد کی جاتی ہے تو کیا ان کاموں میں کوئی حرج ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین j کے دور میں کسی فوت ہونے والے نیک آدمی کے لئے اس طرح کی دعوتیں نہیں ہوتی تھیں، نہ کسی صحابی یا بعد کے بزرگ نے حیات طیبہ کے دوران یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد میلاد منایا نہ آپ کے نام سے کھانے کا اہتمام کیا۔ لہٰذا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی اور ولی یا لیڈر کے یوم پیدائش پر تقریب منعقد کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے وہ پڑھنا، یا ولادت نبوی کے ذکر کے وقت کھڑا ہوجانا اور یہ سمجھنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں اور ولادت نبوی کی خوشی میں یا شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ یا دیگر بزرگوں کی ولادت کی خوشی میں تقریبات منعقد کرانا اور کھانا کھلانا یہ سب غلط کام ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احترام اور محبت کا طریقہ تو یہ ہے کہ آپ کی اتباع کی جائے اور آپ کی شریعت پر عمل کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

(قُلۡ إِن كُنتُمۡ تُحِبُّونَ ٱللَّهَ فَٱتَّبِعُونِي يُحۡبِبۡكُمُ ٱللَّهُ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوبَكُمۡۚ وَٱللَّهُ غَفُورٞ رَّحِيمٞ (آل عمران ۳۔ ۳۱

''اے پیغمبر!) فرمادیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ (''

بزرگوں کے احترام اور ان سے محبت کا طریقہ بھی یہی ہے کہ ان کے جو کام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور طریقے کے مطابق ہوں، ان میں ان کی پیروی کی جائے۔

لہٰذا مسلمانوں کا فرض ہے کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے طریقے پر عمل پیرا ہوں، ان کے نقش قدم پر چلیں، بزرگوں کی حد سے زیادہ تعریف اور غلو سے پرہیز کریں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ فَقُولُوا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ)

''مجھے حد سے نہ بڑھانا جس طرح انصاریٰ نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو حد سے بڑھادیا تھا۔ میں صرف ایک بندہ ہوں لہٰذا اللہ کا بندہ اور رسول ہی کہو۔''[1]

اور فرمایا:

(إِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ)

''دین میں غلو سے بچو۔ تم سے پہلے لوگوں کو غلو نے ہی تباہ کیا تھا۔''

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة۔ رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (۳۸٦۷)

---

[1] صحیح بخاری حدیث نمبر: ۳۴۴۵، ٦۸۳۰۔ مسند احمد ج: ۱، ص: ۲۳، ۳۴، ۴۷، ۵۵۔ مسند دارمی حدیث نمبر: ۲۷۸٦

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم - صفحہ 191